جی سی یونیورسٹی لاہور کا شرمناک اشتہار
ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، قوم ساز شخصیت قرار

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

بنام: ڈاکٹر حسن امیر شاہ (ستارۂ امتیاز)
وائس چانسلر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

اس سے قبل میں نے وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی کو بذریعہ خط مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۱۵ء تحریر کیا تھا کہ جی سی یونیورسٹی لاہور کا اشتہار مورخہ ۲۱ رجنوری ۲۰۱۵ء پاکستان کی نئی نسل کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ ایک شاتمِ رسول، زندیق اور مرتد ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ملعون ایک فقید المثال قوم ساز شخصیت ''Outstanding National Builder'' ہے۔

مقامِ افسوس ہے کہ اب دوبارہ جی سی یونیورسٹی لاہور کی طرف سے اشتہار روزنامہ جنگ صفحہ (XIX) ۲۰ رستمبر ۲۰۱۵ء میں ڈاکٹر عبدالسلام ملعون کو ایک قوم ساز شخصیت قرار دیا گیا ہے۔ یہ اشتہار ڈاکٹر محمد اختیار فرخ رجسٹرار اور ڈاکٹر شوکت علی ایڈیشنل رجسٹرار (Admissions) کے ناموں سے شائع ہوا۔ کاپی لف ہذا ہے۔

سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ایک سائنس کانفرنس میں شمولیت کے لیے ڈاکٹر عبدالسلام کو ایک دعوت نامہ بھیجا گیا تھا۔ یہ ان ایام کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئینِ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ دعوت نام اس ملعون نے وصول پایا اور مندرجہ ذیل ریمارکس لکھ کر وزیراعظم سیکرٹریٹ کو واپس اسلام آباد بھجوا دیا:

"I do not want to set foot on this accursed land until the constitutional amendment is withdrawn."

(یعنی ''میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا، جب تک کہ آئین میں ترمیم واپس نہ لی جائے۔'')

ڈاکٹر عبدالسلام لعین نے غیر ملکی طاقتوں کو پاکستان کے ایٹمی راز فاش کیے۔ اس شرمناک اور انتہائی افسوسناک حرکت پر فخرِ پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے بھی حیرت ناک انکشافات فرمائے۔ میں آپ کو ختمِ نبوت کے دو محققین کی کتب کے اقتباسات بھیج رہا ہوں جو لف ہذا ہیں۔ مندرجہ ذیل مضامین کو پڑھ کر آپ خود اندازہ لگا لیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام لعین محبّ وطن تھا یا غدارِ وطن تھا؟

حوالہ جات

(1) ڈاکٹر عبدالسلام کون؟ ایک تعارف ایک تجزیہ (صفحات ۴۲ تا ۴۷)
مضمون در قادیانیت کش، محمد طاہر عبدالرزاق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان، مارچ ۲۰۰۶ء

(2) ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی۔ تصویر کا دوسرا رخ، (صفحات ۳۷۵ تا ۳۷۸)
مضمون در قادیانیت اسلام کے نام پر دھوکہ، محمد متین خالد، مرکز سراجیہ، اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III، لاہور، ۲۰۱۵ء ایڈیشن

ڈاکٹر حسن امیر شاہ صاحب! مقام صد افسوس ہے کہ آپ ایک عالم فاضل شخصیت ہونے کے باوجود فرزندِ قادیانیت ڈاکٹر عبدالسلام کے بھیانک اسلام دشمن اور وطن دشمن کردار سے ناواقف ہیں؟ ڈاکٹر عبدالسلام جو وطنِ عزیز پاکستان پر لعنت بھیجتا ہے کیا وہ پاکستان کا فقید المثال قوم ساز ہے؟ آپ اس اشتہار کے ذریعے بار بار نوجوان نسل کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نوجوان نسل کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ملک پاکستان پر لعنت بھیجنے والا ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کا فقید المثال قوم ساز ہے؟ اسے فقید المثال قوم ساز کا لقب دینا ایک انتہائی افسوسناک حرکت ہے۔

ہم سب نے کل قبر میں جانا ہے وہاں جا کر آپ اللہ اور اس کے رسول اکرم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیں گے؟ ایک مسلمان ہونے کے ناتے آپ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگیں اور ایک زندیق اور غدارِ وطن ڈاکٹر عبدالسلام کو فقید المثال قوم ساز شخصیت قرار دینا چھوڑ دیں ورنہ آپ اللہ کی عدالت میں مجرم قرار پائیں گے۔

مجھے امید واثق ہے کہ آپ آئندہ شائع ہونے والے اشتہار میں ڈاکٹر عبدالسلام زندیق کا نام حذف کریں گے۔ اس اشتہار کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں کے دل زخمی ہوئے ہیں۔ حُبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضہ کرتا ہے کہ ہم قادیانی زندیقوں کو ہرگز عزت نہ بخشیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم قادیانی .... کو ہرگز عزت نہ بخشیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اپنے ماں، باپ، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔''

ماضی میں اسی جی سی یونیورسٹی کے عظیم ترین قابل احترام استاد اور فقید المثال قوم ساز شخصیت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا:

شوکتِ سنجر و سلیم ترے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انگریزی خط مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۳۶ء بنام پنڈت جواہر لعل نہرو تحریر فرمایا تھا:

"I have no doubt in my mind that the Ahmadies are traitors both to Islam and India."

''میرے ذہن میں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں''

(اس خط کو ایشیاء پبلشنگ ہاؤس بمبئی، کلکتہ، نئی دلّی اور مدراس کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''اے بنچ آف اولڈ لیٹرز'' (A Bunch of Old Letters) سے نقل کیا گیا ہے۔

ہم علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، نظریاتی اور مذہبی طور پر اتنے بنجر ہو چکے ہیں کہ آج جی سی یونیورسٹی جیسی مادرِ علمی سے ایک شاتمِ رسول اور زندیق ڈاکٹر عبدالسلام کی تعریف و توصیف میں اخبارات میں اشتہارات شائع ہو رہے ہیں: آج اسی جی سی یونیورسٹی سے شاتمِ رسول اور زندیق، مرتد لعین ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں یہ پیغام ارسال کیا جا رہا ہے کہ وہ ایک فقید المثال قوم ساز شخصیت تھی۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی عزت افزائی اور بے پایاں پذیرائی نوجوان طلباء و طالبات کے ذہنوں میں قادیانیت کے بارے میں ہمدردی اور توقیر کا جذبہ پیدا کرے گی جو ایک سمِ قاتل ہے۔ علمی درس گاہیں تو دین کے نظریات اور ملک کے نظریات کی سرحدوں کی محافظ ہوتی ہیں۔ آج لادینیت و قادیانیت کے منحوس سائے اور اس جیسی طاغوتی طاقتیں ہمارے درپے ہیں۔ داغہائے غم اور چراغ ہائے سینہ کتنے ہیں؟

وائس چانسلر جی سی یونیورسٹی نے میرے پہلے خط مورخہ ۲۷مئی ۲۰۱۵ء کا بھی جواب نہیں دیا۔ امید واثق ہے کہ اللہ کے حضور توبہ کرنے کے بعد آپ میرے اس خط کا جواب دے کر اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔ میں آپ کو اپنی کتاب بعنوان ''خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی برائے مطالعہ ارسال کر رہا ہوں تا کہ مرزا قادیانی کے ملحدانہ اور کافرانہ عقائد سے آپ واقف ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی تصنیف، تہہ در تہہ اندھیرے (کفر کے اندھیروں کی داستاں) بھی آپ کو مطالعہ کے لیے بھیج رہا ہوں۔